بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

پیر، 11 رمضان، 1441ھ | 04/05/2020 | نمبر: 1441/57

اٹھارویں آئینی ترمیم - اصل مسئلہ وفاق اور صوبوں میں وسائل کی تقسیم کا فارمولا نہیں بلکہ خود غیر اسلامی وفاقی نظام ہے

پچھلے کچھ دنوں سے ملک میں اٹھارویں آئینی ترمیم میں "ترمیم" کے حوالے سے حکومت اور اپوزیشن جماعتوں کے درمیان ایک بحث چل رہی ہے۔ اپریل 2010 میں جب اٹھارویں آئینی ترمیم پارلیمنٹ میں موجود تقریباً تمام سیاسی جماعتوں کی حمایت سے منظور ہوئی تھی تو پاکستان کے عوام کو یہ خواب دکھایا گیا تھا کہ اب ان کے مسائل تیزی سے حل ہوں گے کیونکہ صوبوں کو اب زیادہ اختیار اور وسائل میسر آ گئے ہیں۔ اس ترمیم کے تحت پندرہ وزارتیں وفاق سے صوبوں کو منتقل ہو گئی تھیں جن میں صحت اور تعلیم بھی شامل ہیں جبکہ وفاقی محاصل میں صوبوں کا حصہ 48 فیصد سے بڑھا کر 57.5 فیصد کر دیا گیا جبکہ وفاق کا حصہ 52 فیصد سے گھٹ کر 42.5 فیصد ہو گیا۔ لیکن اس ترمیم کی منظوری کو دس سال ہی گزرے ہیں کہ اس کی افادیت پر سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔ جب تک صوبوں کو زیادہ اختیارات اور وسائل فراہم نہیں کیے گئے تھے تو یہ کہا جاتا تھا کہ وفاق صوبوں کا حق کھا رہا ہے اور جب تک صوبائی خود مختاری نہیں دی جائے گی لوگوں کے مسائل موثر طور پر حل نہیں ہو سکتے۔ لیکن اس ترمیم کے منظور ہونے کے دس سال بعد ایک بات تو واضح ہو چکی ہے کہ لوگوں کے مسائل آج بھی حل نہیں ہو رہے۔ وفاق کہتا ہے کہ وفاقی محاصل میں سے صوبوں کا حصہ دینے، سود کی ادائیگی اور دفاع پر خرچ کرنے کے بعد کچھ بچتا ہی نہیں ہے جبکہ صوبے کہتے ہیں کہ وفاق اب بھی انہیں ان کا حصہ فراہم نہیں کر رہا۔

یہ مقتدر طبقہ ساٹھ سال مرکز کو مضبوط بنا کر سمجھتا رہا کہ اس طرح ریاست مضبوط ہو گی، لیکن ناکام رہا۔ پچھلے دس سال سے صوبائی خود مختاری کے تجربے کی قلعی بھی ایک کورونا وائرس نے آشکار کر دی، اور اب ایک بار پھر اسی عطار کے لونڈے سے دوا لینے واپس آ گئے ہیں جس نے ان کا یہ حال کیا ہے۔ اللہ کی وحی کی آفاقی سچائی اور زماں و مکاں سے ماوراحق کو جھٹلا کر انسان جب اپنے عقل کے گھوڑے دوڑاتا ہے اور ٹامک ٹوئیاں مارتے ہوئے hit and trial کے ساتھ نئے تجربے کرتا ہے تو اس کی یہی حالت ہوتی ہے۔ وسائل کی تقسیم کے فارمولے اور صوبائی خود مختاری کی مقدار سے قطع نظر، وفاقی نظام یا کنفیڈریشن بنیادی طور پر مختلف اکائیوں کے درمیان 'اتحاد' اور ایک 'ڈیل' کا نتیجہ ہوتی ہے۔ پس اتحاد اور ڈیل والے معاملات سے ہٹ کر سب اکائیوں کے اپنے وسائل، پالیسیاں اور اپنی مرضی ہوتی ہے، یوں ریاست ایک ملک کے بجائے مختلف صوبوں کے اتحاد کی صورت اختیار کر لیتی ہے، جیسے کہ ہر صوبہ لاک ڈاؤن سے لے کر مساجد کی تراویح تک کی پالیسیوں میں اپنی مرضی کر رہا ہے۔ اور اگر ایک اکائی کے ساتھ مسلسل 'زیادتی' کی جائے تو وہ اقوام متحدہ یا علاقائی یا عالمی طاقت کی مدد سے الگ ہونے پر آمادہ ہو جاتا ہے جیسا کہ بنگلہ دیش کے معاملے میں ہوا۔ وسائل کی کثرت کی صورت میں تو یہ وفاقی نظام اپنے آپ کو کچھ حد تک sustain کرتا ہے، جیسا کہ مغربی ریاستوں کا ماضی قریب تک حال تھا، لیکن وسائل کی کمی کی صورت میں ریاست بچانے کیلئے فوج کشی تک کرنی پڑتی ہے۔ بنیادی طور پر یہ اندر سے ایک بہت کمزور نظام ہے جس میں لانگ ٹرم میں ریاست بچانے کا فارمولا اکثریتی وسائل صوبوں کو دے کر وفاق کو کمزور کرنا سمجھا جاتا ہے۔ جو ریاستی معاملات میں بیرونی طاقتوں کی مداخلت کیلئے بھی راستہ ہموار کرتا ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ صوبوں کی خوشحالی کی ذمہ داری وفاق کی نہیں؟ آخر کیا وجہ ہے کہ صوبے صرف اپنے بچے کھچے وسائل ہی دیگر صوبوں کو دیں گے؟ کیا باقی صوبوں کے لوگ اس ملک کے شہری نہیں؟ کیا تمام صوبوں کے لوگ ایک ریاست کے شہری نہیں؟ تو ان میں تفریق کیوں؟ ان کے لیے مختلف پالیسیاں کیوں؟ مختلف قوانین اور ٹیکس کیوں؟ آخر لاہور، خضدار، چترال، لالہ موسیٰ، چلاس، پشین، لاڑکانہ، باجوڑ اور اسلام آباد میں فرق کیوں ہے؟

اسلام کا نظام وفاقی نہیں بلکہ واحدانی ہے، جس میں ریاست مختلف اکائیوں کے معاہدے یا اتحاد سے وجود میں نہیں آتی، بلکہ یہ تمام اکائیاں ایک ریاست اور ایک سرزمین ہوتی ہیں جس کے مسلمان شہری ووٹ کے ذریعے خلیفہ کو منتخب کر کے شریعت کے نفاذ کی شرط پر اسے بیعت دیتے ہیں۔ خلیفہ ریاست کو مختلف انتظامی یونٹس میں تقسیم کر کے اپنے والی (گورنر) مقرر کرتا ہے، جن کی تقرری خلیفہ کی صوابدید پر ہے لیکن مجلس ولایہ کی شکایت پر اسے ہٹانا لازمی ہوتا ہے۔ تمام وسائل ریاست کی مشترکہ ملکیت ہیں، کسی ایک ولایہ کی نہیں۔ تمام ولایات کے تمام امور کی ذمہ داری خلیفہ کے سر ہے، جس کو وہ والیوں کی مدد سے سرانجام دیتا ہے۔ تمام ریاست میں ایک ہی شرعی قانون اور ایک جیسی پالیسیوں کا نفاذ ہوتا ہے، اگرچہ انتظامی طور پر غیر مرکزیت (Decentralisation) کو بہتر تنظیم کیلئے اختیار کیا جاتا ہے۔ ایسا ہی ہمیں رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ اور خلفاء راشدین کے طرز عمل سے نظر آتا ہے۔ اٹھارویں ترمیم جیسے مسائل کا حل خلافت کا واحدانی نظام ہے، نہ کہ نت نئے تجربے، جس کا نتیجہ بخوبی معلوم ہے۔ سیدنا ابو شریح خزاعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **فَإِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللَّهِ وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهِ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا وَلَنْ تَهْلِكُوا بَعْدَهُ أَبَدًا "یہ قرآن ایک رسی ہے، اس کا ایک کنارہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا کنارہ تمہارے ہاتھ میں ہے، اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھو، کیونکہ اس کے بعد تم ہرگز نہ گمراہ ہو سکتے ہو اور نہ ہلاک"** (صحیح ابن حبان)۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

حزب التحریر آفیشل ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrira.org
حزب التحریر میڈیا آفس ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.info
ای میل: HTmediaPAK@gmail.com | انسٹاگرام: https://instagram.com/HTmediaPAK01 | ویب: www.hizb-pakistan.com
ٹویٹر: http://Twitter.com/HTmediaPAK | فیس بک: https://Facebook.com/HTmediaPAK04
واٹس ایپ نمبر: +967 713 645 449 | پوڈکاسٹ: https://anchor.fm/HTmediaPAK